دو کتب خانوں کے چند نادر مخطوطات

اختر راہی

اہلِ تحقیق میں یہ احساس شدت سے پایا جاتا ہے کہ ذاتی کتب خانوں میں دبے ہوئے نادر مخطوطات کی فہرستیں شائع کی جائیں تاکہ اہلِ علم ان سے استفادہ کر سکیں اور اگر ممکن ہو تو کیڑوں کی نذر ہو جانے سے پہلے زیورِ طباعت سے آراستہ ہو سکیں۔ اسی احساس کے پیشِ نظر بعض علمی اور تحقیقی اداروں نے نجی کتب خانوں کی فہرستیں بنانا شروع کی ہیں۔ ادارہ تحقیقات اسلامی بھی یہ کام کر رہا ہے۔

راقم نے گذشتہ دو سال میں چند نجی کتب خانوں کا جائزہ لیا ہے اور ان میں موجود مخطوطات کی فہرستیں تیار کیں۔ اہلِ علم کے لیے نادر مخطوطات کا مختصر تعارف ملک کے معروف علمی رسائل میں لکھا ہے۔ اس سلسلہ میں "کتب خانہ فاضلیہ کے نادر مخطوطات" کا تعارف "فکر و نظر" میں شائع ہوا ہے۔

حال ہی میں چند مزید کتب خانے دیکھے ان میں سے دو کتب خانوں کے گیارہ نادر مخطوطات کا تعارف پیشِ خدمت ہے۔

کتب خانہ میاں عبدالحق غور غشتوی

غور غشتی، ضلع کیمبل پور کا معروف قصبہ ہے۔ آبادی کم و بیش پندرہ ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ قصبہ میں دو دینی مدارس گذشتہ صدی سے جاری ہیں۔ ان میں سے ایک مدرسہ شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین غور غشتوی کی وجہ سے گرد و نواح اور خاص طور پر صوبہ سرحد میں بہت مشہور ہے۔ شیخ الحدیثؒ

کی وفات کے بعد ان کے صاحبزادوں کی نگرانی میں حسب معمول دینی خدمات انجام دے رہا ہے۔
دوسرا مدرسہ میاں عبدالحق صاحب کی نگرانی میں چل رہا ہے۔ میاں صاحب بلند پایہ عالم دین ہیں علاقہ میں ان کا فتوٰے تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس وقت موصوف کی عمر اسّی سال سے متجاوز ہے مگر حافظہ بے مثال ہے۔ موصوف کی زندگی کا بڑا حصہ تدریس و تعلم میں گزرا ہے۔ کچھ عرصہ مدرسہ رحمانیہ ہری پور میں بطور شیخ الحدیث کام کیا ہے۔ ان کے رشحات قلم میں سے دو تین کتابچے شائع ہوئے ہیں۔

موصوف کے کتب خانہ میں تفسیر، حدیث، فقہ حنفی اور درسی کتب کا منتخب ذخیرہ ہے۔ مخطوطات کی تعداد چالیس پچاس کے درمیان ہے۔ ان میں سے اہم مخطوطات یہ ہیں۔

اشارۃ الوصول فی بشارۃ القبول (عربی)

میاں محمدیؒ چکنی (م بعد ۱۲۱۰ھ) کی یہ اہم تالیف ہے۔ صلوٰۃ و سلام کے موضوع پر بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ مگر صنعت کے اعتبار سے یہ نسخہ بے مثال ہے۔ خوبصورت خط نسخ میں لکھا ہوا یہ نسخہ ۱۲۱۰ھ میں مکمل ہوا۔ عبارت ترقیمہ یہ ہے۔

"زیب اتمام یافت و صورت انصرام گرفت ایں درود مسعود من تصنیفات سراج السالکین عمدۃ المحققین حضرت صاحبزادہ چکنی المسمی باسم النامی میاں محمدی دام اللہ برکاتہ و زید توفیقاتہ بتاریخ نوزدھم شہر شوال ۱۲۱۰ھ صورت تسطیر یافت الحمد للہ علی اتمامہ"

نسخہ بارہ ابواب اور سات فصلوں پر مشتمل ہے۔ مؤلف نے ابواب میں اس بات کا التزام کیا ہے کہ پہلے باب کے درود میں صرف ایک نقطہ ہو۔ دوسرے باب کے ہر تخاطب میں دو نقطے اور اسی طرح بارھویں باب کے تخاطب میں بارہ نقطے ہیں۔

فصلوں کے بارے میں درج ذیل انداز اختیار کیا گیا ہے۔

فصل الاوّل فی الصلوٰۃ بحروف نقاطها واحدہ

فصل الثانی فی الصلوٰۃ بحروف نقاطها اثنین

فصل الثالث فی الصلوٰۃ بحروف نقاطها ثلث

الفصل الرابع فی الصلوٰۃ بحروف جوفها نقط

الفصل الخامس فی الصلوٰۃ بحروف فوقھا نقط

الفصل السادس فی الصلوٰۃ فیھا حروف تحتھا نقط

الفصل السابع فی ادعیات الزاکیات ودعا الاختتام والاستعانۃ من اللہ الملک العلام۔

حواشی پر حل لغات درج ہے۔

جامع القوانین (فارسی)

ناپختہ نستعلیق میں لکھے ہوئے اس نسخہ کے مؤلف نے اپنا نام متن میں ذکر نہیں کیا۔ ہم فصول پر مشتمل نسخے کا موضوع، انشا وادب ہے۔

فصل اوّل	در مکتوبات		
فصل دوم	در رقعات		
فصل سوم	مشتمل بہ دو قسم است	قسم اوّل	در مراسلات تہنیت آمیز
		قسم دوم	در مکاتبات تعزیت انگیز
فصل چہارم	درآداب آدب والقاب وخاتمہ		

کاتب کا نام اور تاریخ کتابت درج نہیں ہے۔

خانقاہی (عربی)

"شرح عقائد عضدیہ" علم کلام کی مشہور کتاب ہے۔ زیر نظر نسخہ میں اس کے اہم نکات اور دقائق کا حل پیش کیا گیا ہے۔ مولف: "ابن محمد جان القرا باغی محمد الشاہی" نے یہ کتاب خانقاہ غوثیہ حنیفیہ خوارزمیہ (سمرقند) میں تالیف کی تھی اس لیے اس کا نام "خانقاہی" تجویز ہوا۔

زیر نظر نسخہ ملا خیر اللہ نامی کاتب نے اخوند ملا جان محمد کے لیے کتابت کیا ہے۔ افسوس کہ تاریخ کتابت درج نہیں ہے۔ بارھویں صدی ہجری کا مکتوبہ محسوس ہوتا ہے۔ شکستہ آمیز نستعلیق کا اچھا نمونہ ہے۔

سر الاسرار (عربی)

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ (م ۵۶۱ھ) کی زیر نظر تالیف کے اکثر نسخے ملتے ہیں۔ زیر نظر نسخہ خوبصورت

خط نسخ میں ۶۹ اوراق میں کتابت ہوا ہے۔ اہم الفاظ سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔ کاتب کا نام عبدالقادر اور سال کتابت ۱۲۸۱ھ ہے۔ ترقیمہ کی عبارت یہ ہے۔

"تم ۱۲۸۱ علی ید السید عبد القادر نجل حضرت الشیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ"

۴۲ فصلوں پر مشتمل یہ کتاب شائع ہو چکی ہے۔

قنیۃ الفتیان (فارسی)

"نصاب صبیان" ابو نصر فراہی (م ساتویں صدی ہجری) کی معروف تالیف ہے اور بر صغیر میں مبتدی اس سے استفادہ کرتے ہیں۔ زیر نظر منظوم رسالہ اس کے جواب میں لکھا گیا ہے۔ شاعر کا نام متن میں "صدر بدر" آیا ہے۔

کرد انشا صدر بدر این قنیۃ الفتیان کہ ہست
در لغت نزدیک اہلِ فضل گنج رائگان

کاتب کا نام "فضل احمد" تاریخ کتابت درج نہیں، متوسط خط نستعلیق میں لکھا گیا ہے۔

لب اللباب فی علم الحساب (عربی)

خلاصۃ الحساب بہاء الدین عاملی (م ۱۰۳۱ھ) کی تالیف ہے اور قدیم مدارس عربیہ میں شامل نصاب رہی ہے اس پر کئی شرحیں اور حواشی لکھے گئے ہیں۔ زیر نظر نسخہ کا مؤلف (شارح) رقمطراز ہے۔

"فیقول العبد الضعیف سلیمان ابن ابی الفتح الحنفی القادری الکسائی فتح اللہ لہٗ ابواب الرحمۃ۔۔۔۔ کان کتاب خلاصۃ الحساب فی الاستشہار کالشمس فی رابعۃ النہار۔۔۔۔ ان اشرح لہٗ شرحًا مقتصرًا۔۔۔ وسمیتہٗ بلب اللباب فی علم الحساب"

"گل احمد" نامی کاتب نے کتابت کی البتہ سال کتابت نہیں لکھا۔

مکاتبات شمسی (فارسی)

ادب و انشا کے موضوع پر یہ عمدہ نسخہ خوبصورت خط نستعلیق میں لکھا گیا ہے۔ کاتب کا نام اس

تاریخ کتابت درج نہیں۔ مؤلف شمس الدین بن بدرالدین لکھتے ہیں۔

"چنیں گوید بندہ ۔۔۔۔ شمس الدین ابنِ بدر الدین من اولادِ سلطان العارفین
ہر چند کہ در صنعت بدیع ۔۔۔۔ بواسطہ خاطر ۔۔۔۔ شاہ محمد رقعہ چند از ہر جا فقرہ
فقرہ و نکتہ نکتہ بہزار جست و جو و تگاپوبہم رسانیدہ و جمع کردہ مرقوم کلکِ جواہر سلک گردانیدم
۔۔۔۔ بمکاتباتِ شمسی نہادہ و منقسم بچہار قسم ساختم ۔۔۔۔۔ تاریخ اتمامش و انجامش
۔۔۔۔ وثیقہ چند"

"وثیقہ چند" سے سال تالیف ھرق بر آمد ہوتا ہے۔

ہدیۃ القراء (فارسی)

فارسی نظم میں تجوید کے اصول و قوانین بیان کئے گئے ہیں۔ شاعر کا نام "اسحاق" ہے

آنکہ نام اسحاق و ابنِ صالح است ۔۔۔ راجی عفو است گرچہ طالح است

ہدیۃ القراء نہادم نام آں ۔۔۔ جمع کردہ ناگزیر قاریاں

سال تالیف ۱۱۴۶ھ ہے۔

روز اتمامش بسال دلکش است ۔۔۔ یکہزار و یکصد و چہل و شش است

یہ نسخہ "سید احمد" نامی کاتب نے لکھا ہے۔ حمد و نعت اور منقبت چہار یار کے بعد تجوید کے اصول بیان کئے گئے ہیں۔ فصلوں کے عنوانات کی جگہ خالی ہے۔

کتب خانہ قاضی زاہد الحسینی ـ کیمبل پور

پروفیسر قاضی زاہد الحسینی معروف عالم دین اور کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ ان کی تالیفات میں سے تذکرۃ المفسرین اور تفسیر قرآن کو خاصی شہرت حاصل ہے۔ موصوف نے ایک عمدہ کتب خانہ مہیا کیا ہے ان کے کتب خانہ میں مندرجہ ذیل نادر خطی نسخے دیکھے۔

انوار التنزیل و اسرار التاویل (عربی)

علامہ بیضاوی کی تفسیر "انوار التنزیل و اسرار التاویل" کو جو مقبولیت حاصل ہوئی ہے دوسری تفاسیر کے حصہ میں کم آئی ہے اس پر درجنوں حواشی لکھے گئے اور بعض حواشی کے حاشیے موجود ہیں قاضی عب

کے کتب خانہ کا نسخہ، خطِ نسخ میں لکھا گیا ہے، عبارتِ قرآن سرخی سے لکھی گئی ہے۔ بعض صفحات پر نیلی اور سرخ روشنائی سے جدولیں کھینچی گئی ہیں۔ نسخہ کسی قدر کرم خوردہ اور آب رسیدہ ہے۔ ترقیمہ اس قدر پڑھا جا سکتا ہے۔

"۔۔۔۔۔۔ علی ید الفقیر علی الشهیر بأبی الحسن
الترمذی امضناء قبل الظهر من یوم الاربعا الثامن
عشر من شهر شوال سبع وخمسین والحمد لله وحده"

کاتب نے اپنا نام "ابوالحسن علی ترمذی" لکھا ہے۔ اسی نام کے صوبہ سرحد کے ایک بزرگ گزرے ہیں جو عوام میں "پیر بابا" کے نام سے معروف ہیں۔ جائے کتابت اور سن کتابت کا وضاحت سے ذکر نہیں اس لیے وثوق سے یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ نسخہ ان ہی کے فن کتابت کا شاہکار ہے۔ پیر بابا کی کوئی تحریر راقم کے علم میں نہیں جس سے تقابل کر کے کوئی نتیجہ اخذ کیا جا سکے۔

اگر اسے پیر بابا ابوالحسن علی ترمذی (م ۹۹۹ھ) کا کتابت کردہ نسخہ تصور کیا جائے تو سال کتابت ۹۵۷ھ ہے۔ نسخہ پر ایک مہر میں سال ۱۱۸۰ھ پڑھا جاتا ہے اور جلد کے اندرونی طرف ایک مہر "محمد علی ۱۲۵۰ھ" پڑھی جا سکتی ہے۔ غالباً یہ مالکوں کی مہریں ہیں۔

شرح القرآن (فارسی)

معین الدین (م ۱۰۸۵ھ) بن خواجہ خاوند محمود کشمیر کے معروف اہل علم ہیں ان سے زبدۃ التفاسیر (عربی) اور فتاوائے نقشبندیہ یادگار ہیں۔ شرح القرآن (فارسی) بھی ان کی تالیف ہے۔ ۷ رجب ۱۰۷۱ھ کو اس کی ابتدا کی گئی۔ اور محرم ۱۰۷۲ھ میں اس کی تکمیل ہوئی۔ شرح القرآن کا ایک نسخہ حکیم محمد عرفان جان صاحب ناظم شریعت ٹونک کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ اس نسخہ کا تعارف کراتے ہوئے "معارف" (اعظم گڑھ) میں لکھا گیا ہے۔

"شرح القرآن فارسی کے کسی نسخہ کا علم ٹونک کے کتب خانہ کے علاوہ اب تک نہیں ہو سکا ہے۔" معارف ج ۹۹، ش ۳، ص ۲۲۵۔

قاضی صاحب کے کتب خانہ کا یہ نسخہ اس اعتبار سے اہم ہے کہ پاکستان میں کوئی دوسرا نسخہ معلوم نہیں۔ یہ نسخہ مکمل ہے مگر کرم خوردہ اور کسی قدر آب رسیدہ ہے۔ اس کے باوجود نسخہ کا زیادہ

حصہ محفوظ ہے۔ خط نسخ کا عمدہ نمونہ ہے۔

عینی (عربی)

ابوالبرکات عبداللہ نسفی کی تالیف "کنز الدقائق" کی بکثرت شرحیں لکھی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک "رمز الحقائق" قاضی بدرالدین محمود بن احمد عینی (م ۸۵۰ھ) کی کاوش کا نتیجہ ہے۔ بعض اوقات شارح کی نسبت سے "عینی" کے نام سے ذکر کی جاتی ہے۔

"عینی" کا زیر نظر نسخہ آخری حصہ پر مشتمل ہے اوسط درجے کے خط نسخ میں لکھا ہوا یہ نسخہ "فضل احمد" نامی کاتب نے ۲۴ محرم ۱۲۵۷ھ کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ کاتب موضع کامرا ضلع کیمبل پور کا رہنے والا تھا۔ یہ گاؤں تقریباً ایک صدی پہلے دینی تعلیم کا مرکز رہا تھا۔

کتاب کے آخر میں دریائے سندھ کی طغیانی کے بارے میں یادداشت ان الفاظ میں درج ہے۔

"آب اباسین کہ غرق کردہ است مخلوق را

بیست ششم ماہ ربیع الثانی یعنی چیت

۱۲۵۷ھ"